

حکمتِ سید مودودیؒ

دارالاسلام میں پہلے جمعہ کا افتتاحی خطاب

(جو ابھی تک کتابی شکل میں کہیں شائع نہیں ہوا)

جناب محمد یوسف صاحب، منصفؒ

الحمد لله نحمدہ ونستعينه ونستغفره ونؤمن به
ونتوكل عليه - ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا
ومن يهده الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له و
اشهد ان لا اله الا الله وحده له شريك له واشهد ان سيدنا
محمداً عبده ورسوله -

”ساری تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ ہی کو پہنچتی ہیں۔ ہم اُس کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اس سے مدد مانگتے ہیں۔ اُس سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں۔ اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ ہم خدا سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں غرور اپنے نفس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے بچائے۔ اللہ جس کو ہدایت دے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور اللہ ہی جس کو ہدایت نہ دے اُسے کوئی سیدھے راستے پر نہیں لگا سکتا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود اُس خدا کے سوا نہیں جو ایک ہے۔ اور کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

برادرانِ اسلام۔ میں ایک دور دراز علاقے کا رہنے والا، اپنا گھر بار اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو چھوڑ کر آپ کی اس بستی میں صرف اس لیے آیا ہوں کہ میں اسلام اور مسلمانوں

کی کچھ خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے یہاں کوئی لاپچ کھینچ کر نہیں لایا ہے، نہ میں آپ سے کسی اُجرت کا طالب ہوں۔ میں صرف آپ کے لیے اور سب مسلمانوں کے لیے دنیا اور عاقبت کی مصلحتی چاہتا ہوں، اور اس کام میں اگر مجھے کوئی لاپچ ہے تو بس اتنا ہے کہ شاید اس طرح میرا ملک مجھ سے راضی ہو جائے اور میرے گناہوں کو بخش دے۔

بھائیو! اگر تمہارا دل گواہی دے کہ اس کام میں میری مدد کرنا تمہارا فرض ہے، تو میری مدد کرو۔ اور میری مدد اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے کہ خدا اور اس کے رسول کی تعلیم کے مطابق جو کچھ میں تم سے کہوں اس کو قبول کرو اور جس بات سے منع کروں اس سے باز آ جاؤ، اور تمہاری فلاح دارین کے لیے جو کام کروں اس میں میرا ساتھ دو۔ اگر تم ایسا کر دو گے تو خدا اپنے فضل سے میری اور تم سب کی تائید کرے گا، کیونکہ خدا اپنی رحمت سے کسی ایسی جماعت کو کبھی محروم نہیں کرتا۔ جو اس کے حکموں پر چلنے والی اور اس کی راہ میں جہاد کرنے والی ہو۔

بھائیو! مجھے نہ علم میں کامل ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور نہ عمل میں کامل ہونے کا۔ میں تو گناہوں کی دنیا سے بھاگ کر یہاں پناہ لینے آیا ہوں تاکہ شاید یہاں مجھ کو اپنی اصلاح کرنے اور پورا مسلمان بن جانے کا موقع مل جائے۔ جس طرح دوسرے انسانوں کے علم اور عمل میں کوتاہیاں ہیں، اسی طرح میرے علم و عمل میں بھی ہیں۔ اس لیے میں کبھی یہ نہ چاہوں گا کہ تم آنکھیں بند کر کے میری پیروی کرو اور اگر میں غلطی بھی کروں تو اس میں میرا ساتھ دو۔ نہیں۔ تم میں سے ہر شخص کو اپنے دین کے معاملے میں چوکنا رہنا چاہیے، اور دیکھنا چاہیے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں خدا اور رسول کی تعلیم کے مطابق کہتا ہوں یا نہیں۔ اگر تمہیں شبہ ہو تو مجھ سے دلیل طلب کرو۔ اگر میں غلطی کروں تو مجھے ٹوک دو اور میری اصلاح کرو۔ اور اگر تم کبھی دیکھو کہ میں خدا نخواستہ گمراہ ہو گیا ہوں تو میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے اپنی بستی سے نکال دینا۔

یہ چند باتیں تھیں جو سب سے پہلے میں آپ لوگوں کے گوش گزار کرنا چاہتا تھا۔ اس کے بعد، چونکہ آج آپ کی نماز جمعہ میں یہ میرا پہلا خطبہ ہے۔ اس لیے میں آج کے خطبہ میں صرف جمعہ ہی کے متعلق آپ کے سامنے کچھ باتیں بیان کروں گا۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ لوگ ان باتوں کو غور سے سنیں گے اور یہاں سے واپس جا کر اپنے ان بھائیوں کو بھی سنا دیں گے جو یہاں نماز

میں شریک نہیں۔

جمعہ کے احکام سننے سے پہلے آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ جمعہ دراصل ہے کیا چیز؟ شریعت نے جتنی عبادتیں آپ پر فرض کی ہیں ان کے دو مقصد ہیں۔ پہلا مقصد یہ ہے کہ آپ میں سے ہر شخص اپنی اپنی جگہ نیکی اور پرہیزگاری اور خدا ترسی بنے۔ اور دوسرا مقصد یہ ہے کہ خدا کے سب پرہیزگار بندے مل کر ایک جماعت بن جائیں، اور ایک دوسرے کے مددگار بن کر اپنی مجموعی طاقت سے دنیا میں نیکی اور پرہیزگاری اور خدا ترسی کو پھیلائیں۔ اسی لیے آپ دیکھتے ہیں کہ تمام عبادتیں اس طرح پر فرض کی گئی ہیں کہ ان سے یہ دونوں مقصد ساتھ ساتھ حاصل ہوتے جاتے ہیں۔ روزے کو فرض کیا تو اس طرح کہ سارے مسلمانوں کے لیے ایک ہی مہینہ مقرر کر دیا تاکہ سب مل کر ایک وقت میں رہ رکھیں۔ یہ نہیں کیا کہ ہر شخص الگ الگ جب چاہے روزے رکھے اور سال بھر میں تیس روزے پورے کر لے۔ حج فرض کیا تو ساری دنیا کے مسلمانوں کے لیے ایک تاریخ مقرر کی تاکہ تمام حاجی ایک وقت میں ایک جگہ جمع ہوں۔ یہ نہیں کیا کہ اپنی سہولت دیکھ کر جب جس کا جی چاہے حج کر آئے۔ زکوٰۃ فرض کی تو ہر جگہ کے مال دار مسلمان کے ساتھ اس کے غریب بھائی کا جوڑ لگا دیا۔ اسی طرح نماز بھی جب فرض کی تو ساتھ ہی جماعت کی سختی کے ساتھ تاکید کر دی۔

لیکن نماز کا معاملہ دوسری عبادتوں سے ذرا مختلف ہے۔ روزے سال بھر میں ایک مہینہ کے لیے ہیں۔ حج اور زکوٰۃ سال میں صرف ایک مرتبہ کے لیے ہیں۔ مگر نماز تو روزانہ پانچ مرتبہ فرض ہے۔ اس میں ہر وقت جماعت کی پابندی کیسے ہو سکتی ہے۔ ہر شخص کے لیے ہر نماز کو اگر جماعت کے ساتھ ادا کرنا فرض کر دیا جائے تو بڑی مشکل ہو، اس لیے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نمازوں میں جماعت کی تاکید تو سختی کے ساتھ فرمائی مگر اس کو ایسا فرض نہیں کیا کہ بغیر جماعت کے نماز ہی نہ ہو۔ اس کے معاوضہ میں یہ حکم دیا کہ روزانہ پانچ وقت کے بجائے صرف بیفنتہ میں ایک وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ ایسا فرض کہ جماعت کے بغیر یہ نماز ادا ہی نہ ہوگی۔ اور اس میں زیادہ سے زیادہ مسلمانوں کو اکٹھا ہونا چاہیے۔ یہی وہ نماز ہے جس کو نماز جمعہ کہتے ہیں۔

اب جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں، تمام عبادتوں کی طرح نماز سے بھی شریعت کے درمقصد ہیں۔ ان میں سے پہلا مقصد، یعنی ہر شخص کو خدا نرس اور پرہیزگار بنانا تو پنج وقتہ نماز سے حاصل ہو جاتا ہے، مگر دوسرا مقصد، یعنی خدا نرس بندوں کو ایک جہت بنانا، پنج وقتہ نمازوں سے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اس مقصد کی تکمیل صرف جمعہ ہی ہوتی ہے۔ اسی لیے اللہ اور اس کے رسول نے جمعہ کی اس قدر سخت تاکید کی ہے کہ کسی دوسری عبادت کی نہیں کی، اور اسی لیے کہا گیا ہے کہ جمعہ کو جو شخص جان بوجھ کر چھوڑتا ہے وہ مومن نہیں بلکہ منافق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا
نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمٍ
الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ
اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۚ ذَٰلِكُمْ
خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۚ

اے ایمان والو! جب جمعہ کی نماز کے لیے پکارا جائے تو خدا کی یاد کے لیے دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اگر تم علم رکھتے ہو۔

جس نے بغیر کسی عذر کے مسلسل تین جمعے چھوڑ دیئے۔ اس کا نام منافقین میں لکھا گیا۔

غور کرو، کتنے مسلمان ہیں جو تین جمعے کیا، سینکڑوں قصداً چھوڑ جاتے ہیں، حتیٰ کہ جن کو جمعہ کے روز بہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ آج ان پر کوئی چیز فرض ہے، اور پھر بھی وہ اپنے آپ کو مسلم اور مومن سمجھتے ہیں۔ دوسری حدیثوں میں ہے:

مَنْ كَانَ يَوْمًا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
الْآخِرِ فَعَلِيهِ الْجُمُعَةُ ۖ
فَمَنْ اسْتَغْنَىٰ بِلَهُوَ ۖ

جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اس پر تو جمعہ فرض ہے..... اور جو کہیں کو دیا کا رو بار

تجارت ، استغنى الله عنه
والله غنى حميد -
کی خاطر جمع سے بے پروا ہو جائے ، اللہ اس
سے بے پروا ہو جائے گا اور اللہ پاک
بے نیاز ہے ۔

لینتھین اقوام عن
ودعهم الجمعات اولیٰ ختم
الله علی قلوبهم ثم لیكونن
من الغافلین -
لوگ جمع کی نماز چھوڑنے سے باز
آجائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر
کر دے گا اور وہ بھی غافلوں میں سے
ہو جائیں گے ۔

ایک حدیث میں تو حضورؐ نے یہاں تک فرمایا ہے کہ:
لقد همت ان امر رجلاً
یصلی بالناس ثم یخترق
علی رجال یتخلفون عن
الجمعة بیوتهم -
میں جی چاہتا ہے کہ اپنی جگہ کسی کو
نماز پڑھانے کے لیے کھڑا کر دوں اور ان
لوگوں کے گھروں میں آگ لگا دوں جو جمعہ
چھوڑے بیٹھے ہوں ۔

دیکھیے تو سہی ، نبی کریمؐ جو اپنی امت پر باپ اور ماں سے زیادہ شفیق تھے ، اور جن کی رحم دلی
اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ کسی بیوی کو بھی تکلیف دینا انہیں گوارا نہ تھا ، ان کے دل میں اس گناہ
پر کتنی بڑی سزا دینے کا خیال آیا ہے ۔ اس سے اندازہ کیجیے کہ یہ کیسا سخت جرم ہے ۔ مختصر
الفاظ میں ، میں صرف اتنا کہوں گا کہ جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ اسلام کے اصل مقصد کو ضائع
کر رہا ہے ۔ وہ دین کی جڑ پر ضرب لگاتا ہے ۔ اور مسلمانوں کی جماعت میں رہ کر اس بنیاد کو
توڑتا ہے جس پر مسلمانوں کی جماعت قائم کی گئی ہے ۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
جس کشتی میں بیٹھا ہو ، اسی میں سوراخ کر رہا ہو تاکہ خود بھی ڈوبے اور اپنے ساتھ دوسرے
مسافروں کو بھی لے ڈوبے ۔ ایسے شخص منافق نہیں تو کیا مومن کہا جائے گا ؟

اب آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کا فرض کیا ہے ۔ آپ کو نہ صرف خود سختی کے ساتھ جمعہ
کی پابندی کرنی چاہیے ، بلکہ اپنے بھائیوں ، دوستوں ، ہمسایوں اور اپنے بالغ بچوں کو بھی
ساتھ لاتا چاہیے ۔ اور جو لوگ جمعہ سے غفلت کر رہے ہوں انہیں ہر طرح سمجھا کر ، منکر ، منت

ساجت کر کے، اور اگر نہ مائیں تو ڈانٹ ڈپٹ کر آمادہ کرنا چاہیے کہ جمعہ کی نماز میں حاضر ہوں۔

اس سلسلہ میں ایک اور غلط فہمی ہے جس کو میں رفع کر دینا چاہتا ہوں۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دیہات میں چونکہ جمعہ کی نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے اس لیے دیہات کے باشندوں پر یہ نماز فرض ہی نہیں۔ لیکن یہ خیال غلط ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جمعہ کا مقصد چونکہ مسلمانوں کو جمع کرنا ہے، اس لیے الگ الگ چھوٹے چھوٹے دیہات میں جہاں مسلمانوں کی محصور می محصور می آبادیاں ہوں، جمعہ قائم کرنے سے روک دیا گیا، کیونکہ اس طرح جمعے کا مقصد پورا نہیں ہوتا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دیہات کے مسلمانوں پر جمعہ فرض نہیں رہا، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کو ہر طرف سے تہمت کر کسی ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیے۔ اور بہت سے دیہات کے مسلمانوں کو مل کر ایک جگہ نماز پڑھنی چاہیے۔ لہذا آپ لوگ جو دیہات میں رہتے ہیں، یہ نہ سمجھیں کہ آپ پر سے جمعہ ساقط ہے۔ یہ فرض آپ پر بھی اسی طرح عائد ہوتا ہے جس طرح شہر والوں پر ہے، البتہ آپ الگ الگ اپنے قریبوں میں نہ پڑھیں، بلکہ ایک مرکز پر جمع ہو جایا کریں۔

جمعہ کے دوسرے ضروری احکام بھی مختصر طور پر بیان کیے دیتا ہوں۔ آج کے روز غسل کرنا سنت ہے، اور اس کی تاکید کی گئی ہے۔ خدا نے اس دن کو مومنوں کے لیے عید بنایا ہے، اس لیے اس میں جسم کو صاف اور پاک کیجیے۔ جو اچھے سے اچھے کپڑے اتارنے آپ کو دیتے ہوں وہ پہنیے اور ممکن ہو تو خوشبو بھی لگائیے۔ مسی میں داخل ہو کر بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ضرور پڑھیے، اس کی بھی تاکید ہے۔ اس کے بعد آپ چاہیں تو نفل پڑھیں اور چاہیں خاموش بیٹھ کر خدا کو یاد کریں۔ جب امام خطبہ دینے کھڑا ہو تو بات چیت بند کر دیں اور خطبہ کو توجہ سے سنیں۔ اگر کوئی شخص بات کرے تو اسے اشارے سے منع کیجیے، زبان سے کچھ نہ بولیے، کیونکہ جرم کرنے والے کو روکنے کے لیے خود جرم کرنا حماقت ہے۔ نماز کے لیے جب آپ کھڑے ہوں تو صفیں سیڑھی کیجیے۔ ٹیڑھی بنگی صفیں نہ ہونی چاہئیں۔ نماز جمعہ کے بعد احتیاط الظہر پڑھنا غلطی ہے اور محققین نے اس کے خلاف فتویٰ دیا ہے۔ صرف

دو چار رکعتیں بطور سنت پڑھنی چاہئیں۔

غصہ ثانیہ | الحمد لله العلی العظیم والصلوة والسلام علی رسولہ
الکریم۔

حاضری! میں پیپے عرض کر چکا ہوں کہ دیہات کے مسلمانوں پر بھی جمعہ اسی طرح فرض ہے جس طرح اہل شہر پر ہے، البتہ اُن کو الگ الگ اپنے قریوں میں پڑھنے کے بجائے ایک مرکزی مقام پر جمع ہونا چاہیے۔ اب اس علاقہ کے لیے جو انتظام میں نے سوچا ہے، وہ آپ کے سامنے بیان کر دیتا ہوں۔ نماز کے بعد آپ لوگ مجھے بتادیں کہ آیا یہ انتظام آپ کو پسند ہے! نہیں۔

آپ کو معلوم ہے کہ جال پور کی اس بستی سے متصل ایک جگہ "دارالاسلام" کے نام سے آباد کی جا رہی ہے۔ ہمارا مقصد اس مقام کو اسلام کا ایک مرکز بنانا ہے اور اسی مقام پر بیٹھ کر ہم اس علاقہ میں اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے میری رائے میں یہ مناسب ہے کہ آئندہ سے دارالاسلام کی مسجد کو اس علاقہ کی جامع مسجد قرار دیا جائے۔ گرد و پیش کے دیہات میں سے جو لوگ پانچ پانچ میل کی حد میں رہتے ہیں، ان سب کو جمعہ کے لیے اس مسجد میں آنا چاہیے۔ اگرچہ یہاں ابھی کوئی بازار نہیں ہے، اور آپ لوگوں کو کچھ عرصہ تک اس سے تکلیف ضرور ہوگی، کیونکہ جمعہ کے لیے مرکزی مقام ایسا ہی ہونا چاہیے جہاں سے دیہات کے لوگ نماز پڑھنے کے ساتھ ساتھ اپنی ضروریات کی چیزیں بھی خرید کر لے جاسکتے ہوں۔ لیکن یہ تکلیف بہت جلد رفع ہو جائے گی۔ یہاں ہر قسم کی دکانیں کھولنے کا انتظام کیا جا رہا ہے، اور مجھے اُمید ہے کہ یہ انتظام عنقریب ہو جائے گا۔

پانچ میل کی حد محض سہولت کو مد نظر رکھ کر مقرر کی گئی ہے۔ آگے چل کر اس حد کو زیادہ وسیع کیا جاسکتا ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ جن دیہات کے باشندے جامع مسجد

میں نماز پڑھ کر رات سے چلے چلے اپنے گھر پہنچ سکتے ہوں، ان کو جامع مسجد میں آنا چاہیے۔ اس لحاظ سے ہم باہمی مشورہ کر کے اور آمد و رفت کے ذرائع کو پیش نظر رکھ کر اس حد کو گھٹا یا بڑھا سکتے ہیں۔

آئیے، اب درود و سلام بھیجیے اپنے آقا اور مولیٰ رسول رب العالمین و خاتم النبیین پر۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اس کے بعد دعائے رحمت کیجیے، حضور کے اصحاب و اہل بیت پر اور پھر دعائے خلفاء و حضرات ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم، عثمان ابن عفان اور علی ابن طالب پر جو نبی کریم کا صحیح اتباع کر کے ہمارے لیے ایک روشن راستہ چھوڑ گئے ہیں، رضی اللہ عنہم و رَسُوْا عَنْہُ۔ اس کے بعد دعا کیجیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم کو راہِ راست پر قائم رکھے، اور گمراہی سے بچائے۔ خدا یا ہمیں حق کو حق کر کے دکھا اور اس کی پیروی کی توفیق دے۔ اور ہمیں باطل کو باطل کر کے دکھا اور اس سے بچنے کی توفیق دے۔ خدا یا جو تیرے دین کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور ہمیں اس کا سامنہ بنانا اور جو تیرے دین سے منہ پھیرے، تو بھی اس سے منہ پھیرے اور ہمیں اس کے فتنے میں پڑنے سے بچا۔

عباد اللہ۔ اِنَّ اللہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَ اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغٰی۔ یَعْظُمُ لَکُمْ تَذٰکُرُوْنَ۔
 اذکروا اللہ یذکرکم وادعوه یتجب لکم و لذلکواللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ داعن و اجل و اھم و اتم و اقویٰ و اکبر۔

نوٹ: ۱۔ نماز کے بعد تمام حاضرین نے بالاتفاق دارالاسلام کی مسجد کو جامع مسجد قرار دیا اور اس کے بعد سے وہاں اقامت جمعہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔